

آج کا خطبہ

اپنی خواہشات کو دین کے تابع کر دیجئے

حضرت عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی کامل مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اس کی خواہش دین کے تابع نہ ہو جائے۔
ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قسم ہے نفس کی اور اس کی جس نے اسے درست کیا پھر اسے اس کی نافرمانی اور پرہیزگاری بتائی تحقیق وہ شخص کامیاب ہوا جس نے اس نفس کو پاکیزہ بنایا اور ناکام و رسوا ہوا وہ شخص جس نے اسے خاک آلودہ کیا۔

اللہ رب العزت نے دین اسلام کے ذریعہ جہاں حقوق اللہ حقوق العباد کی تعلیم دی وہاں نفس کے حقوق سے بھی آگاہ کیا۔

نفس انسان کے اندر ایک ایسی قوت کا نام ہے جس سے انسان اپنے لیے شر چاہتا ہے بھی انسان اس کو ذات سے تعبیر کر لیتا ہے بھی اپنے دل سے تعبیر کر لیتا ہے۔ جیسے یہ جملہ سننے کو ملتا ہے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں کام کروں اور میرا دل یہ نہیں چاہتا دراصل یہ انسان کا نفس ہے جس سے انسان کسی چیز کی خواہش کرتا ہے چاہے وہ خواہش اچھی ہو یا بری۔ جس طرح بندوں میں سے مختلف افراد کے حقوق مختلف ہوتے ہیں اسی طرح نفس کی حالت کے اعتبار سے اس کے حقوق بھی مختلف ہوتے ہیں۔

چنانچہ اللہ رب العزت نے قرآن حکیم میں نفس کی تین حالتیں بتائی ہیں وہ ذہن میں ہوں تو نفس کی حقیقت اور پھر اس کے حقوق بخوبی ذہن میں آجاتے ہیں۔ قرآن مجید میں نفس کی ایک حالت نفس مطمئنہ، دوسری حالت نفس امارہ اور تیسری حالت نفس لوامہ بیان کی گئی ہے اگر نفس خیر کی طرف مائل ہو، اللہ تعالیٰ کی عبادت اور فرمانبرداری میں انسان کو خوشی حاصل ہو دین اسلام کے احکام پر عمل کر کے سکون و

اطمینان محسوس ہو تو یہ نفس مطمئنہ ہے۔ اس حالت کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الفجر کی ستائیسویں آیت میں فرمایا ہے:

اے مطمئن نفس! اپنے رب کی طرف چل اس حال میں کہ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی پس میرے بندوں میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

یہ نفس مطمئنہ کی حالت تھی دوسری حالت نفس امارہ کی ہے اس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ یوسف کی آیت نمبر 53 میں فرمایا:

اور میں اپنے نفس کو برای نہیں کرتا کیونکہ نفس برائی پر اھبارتا ہے مگر جس پر میرا پروردگار رحم کرے۔

یہاں سے نفس کی دوسری حالت معلوم ہوئی۔ یعنی نفس اگر برائی ہی کی طرف لگا رہے دنیا کی خواہشات اور اس کی چیزوں میں نفس کو مزا آئے اور دین اسلام کے احکام سے نفس بچنا چاہتا ہو تو یہ نفس امارہ ہے اسے نفس امارہ اسی لیے کہتے ہیں کہ یہ برائی کا حکم دیتا ہے۔

اب نفس کی ایک تیسری حالت بھی ہے کہ وہ نفس کبھی برائی کی طرف جھکتا ہے من مانی کرتا ہے اللہ کی نافرمانی کرتا ہے لیکن پھر گناہ ہونے پر شرمندہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہے یہ نفس لواۓ ہے۔ یعنی ملامت کرنے والا نفس نفس کی اس حالت کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ القیامہ کی دوسری آیت میں فرمایا:

”اور قسم ہے اس نفس کو جو ملامت کرے۔“

نفس کی ان تینوں حالتوں کو سامنے رکھ کر معلوم کیا جاسکتا ہے کہ کس طرح کے نفس کے کیسے حقوق ہیں۔ ظاہر ہے کہ صرف نفس کی خواہشات کو پورا کرتے رہنا اسے خوش رکھنا یہ اس کے حقوق ادا کرنا شمار نہیں ہوگا۔ جیسے ایک بچہ شریف النفس ہو مخنتی ہوا سے شاباش دی جائے تو اس کے حق کو ادا کرنا ہے ایک

بچہ انتہائی شرارتی ہونا فرمان ہو تو اس کی اصلاح کرنا اور اسے ہر طرح سمجھانا یہ اس کا حق ہے۔

چنانچہ جب رسول اللہ ﷺ کو ان تین افراد کے بارے میں معلوم ہوا جن میں سے ایک نے اپنے لیے یہ طے کیا کہ میں کبھی شادی نہیں کروں گا بس عبادت کرتا رہوں گا۔ دوسرے نے کہا کہ میں ہمیشہ روزے رکھوں گا تیسرے نے کہا کہ میں کبھی رات کو نہیں سویا کروں گا اور خوب عبادت کروں گا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے واضح فرمادیا کہ تم مجھ سے نیکی اور تقویٰ میں ہرگز آگے نہیں بڑھ سکتے۔ اور اپنے نفس کے حقوق سے آگاہ کرتے ہوئے یہ تعلیم دی:

”بے شک تم پر اپنے نفس کا بھی حق ہے۔“

نفس کو پاکیزہ بنایا اور برائیوں کی آلودگیوں سے بچانا یہ نفس کا حق ہے۔ لہذا صرف کھانا پینا، آرام و آسائش مہیا کرنے سے نفس کے حقوق ادا نہیں ہوتے بلکہ نفس کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی بتائی ہوئی خوبیوں سے سجانا نفس کا حق ہے۔ نفس کو سچائی اور صبر کا خوگر بنانا، وعدہ پورا کرنا، امانت، عدل و انصاف، سخاوت، قناعت، دیانت داری، توکل و تواضع حلم و بردباری، حیاء، خودداری جیسی اعلیٰ صفات سے اپنے نفس کو آراستہ کرنا یہ نفس کا حق ہے۔

اس لیے کہ اللہ رب العزت نے ہم پر یہ واضح فرمایا: ”یقیناً وہ شخص کامیاب ہوا جس نے اپنے نفس کو پاکیزہ بنایا۔ اسی طرح نفس پر اس کی طاقت اور گنجائش کے مطابق بوجھ ڈالنا یہ بھی اس کا حق ہے جس ذات نے ہمارے نفس کو پیدا فرمایا اس نے ارشاد فرمایا:

”یعنی اللہ تعالیٰ انسان کو اس کی طاقت اور گنجائش کے مطابق ہی اپنے احکام کا مکلف اور پابند

فرماتا ہے۔

لہذا اللہ تعالیٰ نے نفس کو ان تمام برائیوں سے بچنے کی تعلیم دی جو اس نفس کو نقصان پہنچا سکتی ہیں۔ مال کی حرص، جھوٹ، غیبت، چغل خوری، بہتان تراشی، غصہ، حسد، بغض، بخل، فضول خرچی، تکبر، نفرت

اور دشمنی جیسی باخرچی، تکبر، نفرت اور دشمنی جیسی باتوں سے نفس کو بچانا اس کا حق ہے۔
اللہ رب العزت ہمارے نفس کو نفس مطمئنہ بنادے۔ گناہوں اور برائیوں سے نفرت ہو۔ آپس
میں محبت و الفت ہو عبادات اور نیکی کا شوق ہو۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہی میں مزا
آئے، اس میں سکون نصیب ہو۔ آمین